بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم شنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۸ شہادت ۱۳۴۳ ہش ۵ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ ۱۸ اپریل ۱۹۶۴ء | نمبر ۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۷ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجا لاوے

خدا تعالیٰ اسی وقت رعایت کرے گا جب تقویٰ طہارت اور سچی اطاعت سے اسے خوش کرو گے

"جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔ یہ روحانی امور ہیں اور اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے جن لوگوں نے بدکاری وغیرہ اختیار کی ہے ان کو دیکھو تو آخر معلوم ہوگا کہ ان کا خدا پر ایمان نہیں ہے۔ حدیث شریف میں اسی لئے ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ اس کی بداعمالی نے اس کے سچے اور صحیح عقیدہ پر اثر ڈال کر اسے ضائع کر دیا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجا لاوے۔ اگر اس کی بھی یہی حالت رہی جیسے اوروں کی تو پھر امتیاز کیا ہوا؟ اور خدا تعالیٰ کو ان کی رعایت اور حفاظت کی کیا ضرورت؟ خدا تعالیٰ اسی وقت رعایت کرے گا جب تقوےٰ طہارت اور سچی اطاعت سے اسے خوش کرو گے۔ یاد رکھو کہ اس کا کسی سے کچھ رشتہ نہیں ہے۔ محض لاف اور یاوہ گوئی سے کوئی بات نہیں بنا کرتی۔

سچی اطاعت ایک موت ہے جو نہیں بجا لاتا وہ خدا تعالیٰ سے شطرنج بازی کرتا ہے کہ مطلب کے وقت تو خدا سے خوش ہوتا ہے اور جب مطلب نہ ہو تو ناراض ہوگیا۔ مومن کا یہ دستور نہیں ہونا چاہیئے۔ بھلا غور تو کرو کہ اگر خدا تعالیٰ ہر ایک میدان میں کامیابی دیتا رہے اور کوئی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ آوے تو کیا سب جہان موحد نہیں ہو سکتا؟ اور خصوصیت کیا رہے گی۔ اسی لئے جو مصیبت میں رضا اور صدق رکھے گا۔ خدا تعالیٰ اسی سے خوش ہوگا۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۶۶ و ۳۶۷)

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب —

میری ممانی جان (والدہ محترمہ مہر آپا صاحبہ) جو کئی روز سے بیمار ہیں کی طبیعت گزشتہ تین روز سے زیادہ خراب ہے۔ چونکہ محترمہ مہر آپا صاحبہ کو حضور ایدہ اللہ کی نگہداشت بھی کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے ان کی طبیعت پر والدہ صاحبہ کی بیماری کا بڑا اثر ہے۔

احباب سے گزارش ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

مجالس انصار اللہ کے گزشتہ سال کے بقایاجات

ایسی تمام مجالس کو جن کے ذمہ مالی سال ۶۳ء کے آخر پر بقایا رہ گیا تھا۔ فرداً فرداً خطوط کے ذریعہ اطلاع کی جا چکی ہے۔ ایسی جملہ مجالس کے زعماء سے درخواست ہے کہ وہ بقایاجات کی وصولی کی طرف خاص توجہ دیں اور جو رقوم وصول ہوں وہ جلد مرکز میں بھجوائیں۔

جزاکم اللہ — قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

مجالس انصار اللہ ربوہ احمد نگر اور چنیوٹ کا تربیتی اجلاس

مجالس انصار اللہ ربوہ احمد نگر اور چنیوٹ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری سے ۲۶ اپریل کو ربوہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا جائیگا تمام زعماء حلقہ جات اپنے اپنے حلقہ کے احباب کو اچھی طرح سے اطلاع فرما دیں۔ اس اجلاس میں سوائے معذورین کے سو فیصدی حاضری لازمی ہوگی۔ پروگرام کی اطلاع بعد میں کی جائے گی۔ (زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ)

محترم خلیفہ علیم الدین صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

ربوہ ۱۷ اپریل۔ افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم خلیفہ علیم الدین صاحب کل مورخہ ۱۶ اپریل بروز جمعرات پونے تین بجے سہ پہر کے قریب ۶۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم خلیفہ صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اکبر اور حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ مرحومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کے بھائی تھے۔ آپ عرصہ سے مختلف عوارض اور ضعف کی وجہ سے صاحب فراش تھے۔ نماز جنازہ آج بعد نماز جمعہ ادا کی جائے گی۔

مرحوم نے چھ صاحبزادیاں اور چار صاحبزادے (خلیفہ سلیم الدین صاحب

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ اپریل ۶۲ء

احمدیت پر اخبار "ایشیا" کا اظہار ناراضی

"ہم نہیں چاہتے تھے کہ جب تک مودودی صاحب اور ان کے ساتھی جیل میں ہیں مودودیت کے متعلق کچھ لکھتے مگر آپ کے پسماندگان نے مجبور کر دیا ہے کہ بعض غلط فہمیوں کو جو وہ عوام میں پھیلانا چاہتے ہیں ان کا ازالہ کیا جائے۔

گزشتہ سے پیوستہ اداریہ میں تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا حوالہ دے کر ہم نے بتایا تھا کہ مودودی صاحب نے اپنے مرض کا نسخہ کس طرح احمدیت کی مخالفت میں دریافت فرمایا۔ اور باوجودیکہ اس نسخہ سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوا وہ ابھی تک اس کو تیر بہدف ہی سمجھتے ہیں۔

مودودی صاحب ہی نہیں بلکہ کسی نے بھی اس نسخہ کو آزما کر کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا بلکہ الٹا نقصان ہی اٹھایا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے لے کر آج تک ہزاروں نے اس کو استعمال کیا ہے اور بڑے زور شور سے اور نئے نئے طریقوں سے بنا بنا کر آزمایا ہے مگر سوا حسرت کے انہیں کچھ نصیب نہیں ہوا اور آخر یہاں تک انہیں کہنا پڑا کہ

"دیکھا تو ۔ ۔ ۔ کی لاشیں پڑی ہیں
اور "مرزائی" کھڑے مسکرا رہے ہیں"

اگرچہ "مسکرا رہے ہیں" کی بات غلط ہے تاہم لاشوں والی بات ایک بار نہیں سینکڑوں بار صحیح ثابت ہوئی ہے۔ ہماری فطرت کے خلاف ہے کہ ہم مخالفین کی ناکامی پر "مسکرائیں" البتہ ہمیں ہمدردی ضرور پیدا ہوتی ہے اور افسوس ہوتا ہے کہ یہ لوگ کیوں ایسی باتوں میں اپنا وقت ضائع کرتے رہتے ہیں جن کا حال ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ کیوں یہ لوگ عبرت نہیں حاصل کرتے! یہ افسوس ہمیں ضرور آتا ہے ایسی باتوں پر مسکرانا ہمیں آتا ہی نہیں آج یہ لوگ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ "اسلام" چاروں طرف سے کفر و الحاد کے نرغہ میں آیا ہوا ہے۔ الحاد اور عیسائیت کے لشکر تیاری اسلحہ سے پوری طرح لیس ہیں اور وہ سب مل کر اسلام پر حملہ کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر مسلمان اندرونی منصوبوں کی جنگ زرگری میں مصروف ہو جائیں تو بتائیے جائے افسوس ہے یا مسکرانے کا مقام ہے! ہمارے دلوں سے تو مسکراہٹ کا جذبہ ہی چھین لیا گیا ہے۔ اور کوئی مسلمان آج ایک دوسرے کو لتاڑ کر یا ایک دوسرے کو شکست دے کر "مسکرا" نہیں سکتا۔ البتہ یہ رونے کا مقام ضرور ہے کہ مسلمانوں کو ہو کیا گیا ہے۔ اتنی آفتیں ان پر ٹوٹی ہوئی ہیں مگر وہ بجائے اس کے کہ میدان میں نکل کر ان کا مقابلہ کریں لے دیکے اگر ان کو جوش بھی آتا ہے تو یہی کہ آؤ پہلے "مرزائیوں" کا تیا پانچا کر لیں پھر دیکھا جائے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے سامنے یہ اصول رکھا تھا کہ اسلام اپنی توسیع و اشاعت کے لئے امن چاہتا ہے آج دنیا میں امن قائم ہوا ہے اسلام کا پیغام لے کر نکلو۔ اشاعتِ اسلام کے بہت سے راستے کھل گئے ہیں ان کو استعمال کرو اور دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام پہنچا دو۔ شکار خود چل کر گھر میں آ گیا ہے۔ اٹھو اور اس کا شکار کر لو۔ مگر افسوس ہے ہمارے بعض اہلِ علم حضرات الٹا غصہ میں آ گئے اور کہنے والے کے مٹانے پر اتر آئے اور اتر آئے ہوئے ہیں کسی طرح رکتے ہی نہیں۔ حالانکہ ؎

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

مودودی صاحب کو محض فساد فی الارض کی وجہ سے حکومت نے پابند کیا ہے مگر کیا یہ حیرت نہیں ہے کہ مودودی صاحب کے پسماندگان یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ حکومت احمدیوں کا کہنا کرتی ہے۔ چنانچہ ایشیا ۱۳/۴/۶۲ کی اشاعت میں "قادیانیت اور اس کا سیاسی کردار" کے زیر عنوان ایک افتتاحیہ شائع ہوا ہے جس میں وہ لکھتا ہے :-

"سر محمد ظفر اللہ خاں سے لے کر منظور قادر صاحب تک وزارتِ خارجہ، سفارت خانوں، حتیٰ کہ ملک کے لئے آئین سازی جیسے کاموں تک جس طرز فکر کی دسترس رہی ہے۔ اسے خالص قادیانی اور قادیانیت کے لئے اچھی رائے رکھنے والوں کا طرز فکر ہی کہا جا سکتا ہے۔ شاید بابائے آئین مسٹر منظور قادر کا نام اس جگہ کچھ عجیب سا نظر آئے لیکن بعض حقائق کو نظر انداز کرنا آسان نہیں ہے :-

"ربوہ کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے سابق وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے اس امر پر گہری مسرت کا اظہار فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ دنیا کے مختلف ممالک میں بڑی تندہی اور جانفشانی کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے منظور قادر صاحب نے جماعتِ احمدیہ کی ان مساعی میں برکت اور کامیابی کی دعا فرمائی۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۲ جنوری ۶۲ء)

(ایشیا ۱۳/۴/۶۲ صفحہ ۳)

خود غرضی نے کہاں کا جوڑ کہاں ملا دیا ہے۔ مسٹر منظور قادر ایک تقریر کرتے ہیں جس میں آپ احمدیوں کی ان سرگرمیوں کی جو وہ اسلام کے لئے دکھا رہے ہیں تعریف کرتے ہیں۔ ایشیا کے مولوی صاحب اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ پاکستان کی حکومت احمدیوں کے اشاروں پر چل رہی ہے۔ یہ کیوں؟

یہ اس لئے کہ ان کے زعم میں

"قادیانیت کو ملتِ اسلامیہ نے کبھی اپنا دینی جزو نہیں سمجھا اور یہ کہ ختم نبوت مسلمان کا ایک بنیادی عقیدہ ہے اور وہ خدا کے آخری نبیؐ کے ذریعہ جس قرآن و سنت سے روشناس ہوتا ہے اس کے لئے وہ کسی نئے نبی یا کسی نئی وحی کا جواز ڈھونڈنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔" (منہ)

چونکہ مودودیوں کے زعم میں عوام قادیانیوں کے مخالف بھڑکائے جا سکتے ہیں اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر حکومت پر یہ الزام لگایا جائیگا کہ وہ "قادیانیوں" کے اشاروں پر چلتی ہے تو عوام حکومت کے خلاف ہو جائیں گے۔ یہ زعم باطل ہے جس میں مودودی صاحب اور اب ان کے پسماندگان بری طرح گرفتار ہیں حالانکہ ان لوگوں کو اب سمجھ لینا چاہیئے کہ عوام ان کے ان ہتھکنڈوں سے خوب واقف ہو گئے ہوئے ہیں اور خود انہیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اس پردہ میں ملک و قوم کے خلاف تخریبی کارروائیوں اور ساز پھونک والوں کے ساتھ ساز باز کو نہیں چھپا سکتے۔

یہی نہیں کہ افتتاحیہ نویس نے حکومت پر صرف قادیانیت کا ہی الزام لگایا ہے حکومت کے ساتھ اس نے کمیونسٹوں کا بھی جوڑ ملایا ہے چنانچہ لکھتا ہے :-

"ظاہر ہے کہ ایسے عالم میں جس طرح اشتراکیت اور بیوروکریسی شانہ بشانہ چل سکتی ہیں۔ اسی طرح بیوروکریسی اور قادیانیت کا ایک دوسرے کے کندھے سے کندھا ملا کر چلنا بھی سمجھ میں آ سکتا ہے اور پھر اس کے سمجھ میں آ سکنے یا نہ آ سکنے کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ صورتِ حال عملاً موجود ہے۔ فرق صرف دائیں اور بائیں بازو کا ہے۔" (منہ)

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ افتتاحیہ نویس عوام کو یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ حکومت قادیانیوں اور کمیونسٹوں کے اڈے چڑھی ہوئی ہے۔ اسی طرح حکومت کے خلاف منافرت کی شراب کو دو آتشہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ نادان سمجھتے ہیں کہ لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ کمیونسٹوں کی مجالس میں کون جا جا کر صدارتیں کرتا رہا ہے۔ کون ہے جو ان تمام مجالس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے جو ملک کے تخریبی عناصر حکومت کو زچ کرنے کے لئے برپا کرتے رہے ہیں۔ حکومت بھی جانتی ہے اور عوام بھی جانتے ہیں۔ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ؎

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

حکمران لوگوں کو جان لینا چاہیئے کہ "بغاوت" کوئی اسلامی فعل نہیں ہے۔ باغیانہ خیالات لوگوں میں پھیلانا فساد فی الارض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف فرمایا ہے۔

(۱) ان اللہ لا یحب الفساد

(۲) الفتنۃ اشد من القتل

افتتاحیہ نگار لکھتا ہے :-

"قادیانیت کو ایسی ساز گار سرپرستی کیونکر حاصل ہو سکی ہے۔ اس سوال کے جواب ہی میں اس کے سیاسی کردار کی تفصیلات موجود ہیں اور یہ بجائے خود ایک ایسے گروہ کی داستان ہے جو ملکی سیاسیات پر زیادہ سے زیادہ اثر انداز ہونے کی کوشش کرتا ہے زیادہ سے زیادہ کلیدی مناصب تک پہنچتا ہے۔ ایک طرف وہ خود کو بیرونی ممالک میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے صفِ اوّل میں رکھتا ہے اور دوسری طرف اس کا سربراہ ملک میں قادیانی آبادی کے صدیوں کی "پیشین گوئیاں" پیش کرتا ہے۔ اپنے عزائم کے لحاظ سے یہ گروہ امریکی صیہونیت سے جو مماثلت رکھتا ہے وہ صاف طور پر دیکھی جا سکتی ہے اس کے باوجود یہ ایک غیر سیاسی "خالص دینی تحریک" کہلائے جانے پر بھی مصر ہے۔" (منہ)

اگر ان الفاظ میں سے "قادیانیت" اور قادیانی کے الفاظ حذف کر کے ان کی جگہ "مودودیت" اور "مودودیہ" ڈال دیئے جائیں تو پڑھنے والوں کو حالات کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے اور اس کے سامنے مودودی اور مودودیت کا نقشہ کھنچ جائے گا۔ مثلاً چوہدری محمد علی صاحب سابق وزیر اعظم پاکستان سے کس کا گٹھ جوڑ رہا ہے۔ نواب ممدوٹ کا بیان جو انہوں نے مودودی صاحب اور چوہدری صاحب

(باقی صفحہ ۶ پر)

حج بیت اللہ اور اس کے عظیم الشان فوائد

رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سورہ حج کے چوتھے رکوع کی تفسیر میں حضور فرماتے ہیں :۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کا ذکر فرمایا ہے جو ایک اہم اسلامی عبادت ہے اور جس کے مطابق ہر سال لاکھوں آدمی جن میں سے کوئی کسی قوم کا ہوتا ہے اور کوئی کسی ملک کا۔ ایک دوسرے کے رسم و رواج ایک دوسرے کی زبان اور ایک دوسرے کی عادات وغیرہ سے ناواقف ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اور اپنے عمل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسلامی توحید نے مسلمانوں کے دلوں کو ایسا متحد کر دیا ہے کہ باوجود اختلافِ زبان، اختلافِ عقائد۔ اختلافِ رنگ و نسل، اختلافِ خیالات اور اختلافِ آب و ہوا کے ہم اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر ایک جگہ پر جمع ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں نے اپنے عمل سے ظاہری حج کے علاوہ یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں اور جب تک مسلمانوں میں یہ روح قائم رہے گی۔ کسی دشمن کو یہ طاقت نہیں ہوگی کہ وہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرے۔ یا مسلمانوں کی یکجہتی کو توڑ سکے۔ کیونکہ جب تک خانہ کعبہ رہے گا مسلمانوں کی یکجہتی بھی قائم رہے گی۔ ان کی آنکھوں کے سامنے نہ صرف یہ نظارہ ہوتا ہے کہ دنیا کے کن کن کونوں میں خدا تعالیٰ نے انسان کو پھیلا دیا۔ بلکہ وہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ایک بے آب و گیاہ جنگل سے بلند ہونے والی وہ آواز جس کو غیر تو الگ رہے اپنے بھی نہیں سنتے تھے اور آواز دینے والے کو ہر قسم کے مظالم کا تختۂ مشق بناتے تھے۔ آج دنیا کے کونوں کونوں تک پہنچ کر لاکھوں انسانوں کے اجتماع کا باعث بن رہی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان کو دیکھتے اور اپنے ایمانوں میں ایک تازگی اور لطافت محسوس کرتے ہیں کہ جہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے جنہوں نے ایک ایسی آواز بلند کی جو گونجی اور گونجتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ وہ دور دراز ملکوں میں پہنچی اور لاکھوں لوگوں کو یہاں کھینچ لائی اور وہ مکہ جہاں رہنے والوں کی اذیتوں اور تکلیفوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا۔ اور جہاں اس سرزمین میں لا الٰہ الا اللہ کہنے کی اجازت نہیں تھی۔ آج اسی مکہ مکرمہ میں ہر ایک کی زبان پر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد جاری ہے۔ اور وہ لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک کہتے جا رہے ہیں۔ گویا اس وقت خدا تعالیٰ ان کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اس سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ تیرا کوئی شریک نہیں۔ صرف تو ہی اس امر کا مستحق ہے کہ بندوں کو آواز دے اور اے خدا ہم تیرے حضور حاضر ہیں۔ پس مکہ مکرمہ وہ مقام ہے جہاں ہر سال لاکھوں مسلمان صرف اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اور دنیا کے سامنے اس بات کی شہادت پیش کریں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لایا ہوا دین آج بھی زندہ ہے اور آپ کے خادم آج بھی آپ کی آواز کو بلند کرنے کے لئے دنیا میں موجود ہیں گویا حج دنیا کو پیغام پہنچاتا ہے کہ اسلام کی رگوں میں اب بھی زندگی کا خون دوڑ رہا ہے۔ اب بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھنے والے لوگ اسلام کے مرکز مکہ مکرمہ میں جمع ہیں۔ اور انہوں نے اپنے اس تعلق کا اعلان کیا ہے۔ جو انہیں اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔ انہوں نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ چاہے کمزور ہی سہی لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اب بھی دنیا میں موجود ہیں۔ اور اب بھی مسلمانوں کی قومی زندگی کی رگ پھڑک رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جس طرح نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کو ضروری قرار دیا ہے۔ اسی طرح اس نے حج کو بھی ایک ضروری فریضہ قرار دیا ہے بے شک حج کی اصل غرض روحانی طور پر یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو توڑ کر دل سے خدا کا ہو جائے۔ مگر اس غرض کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری حج بھی رکھ دیا اور صاحبِ استطاعت لوگوں پر یہ فرض قرار دے دیا کہ وہ گھر بار چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں جائیں اور اس طرح اپنے وطن اور عزیز و اقربا کی قربانی کا سبق سیکھیں۔

کیونکہ اسلام جسم اور روح دونوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ جس طرح دنیا میں ہر ایک انسان کا ایک مادی جسم ہوتا ہے۔ اور اس جسم میں روح ہوتی ہے۔ اسی طرح مذہب اور روحانیت کے بھی جسم ہوتے ہیں۔ جن کو قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اسلام نے نماز کی ادائیگی کے لئے بعض خاص حرکات مقرر کی ہوئی ہیں۔ اب اصل غرض تو نماز کی یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو اور اس کی صفات کو وہ اپنے ذہن میں لائے۔ اور ان کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کرے۔ ان باتوں کا بظاہر ہاتھ باندھنے یا سیدھا کھڑا ہونے یا زمین پر جھک جانے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ مگر چونکہ کوئی روح جسم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جہاں نماز کا حکم دیا۔ وہاں بعض خاص قسم کی حرکات کا بھی حکم دیدیا۔ جن مذاہب نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اور انہوں نے اپنے پیرووں کے لئے عبادت کرتے وقت جسم کی حرکات کو ضروری قرار نہیں دیا۔ وہ رفتہ رفتہ عبادت سے ہی غافل ہو گئے۔ اور اگر ان میں کوئی نماز ہوتی بھی ہے۔ تو ایک تمسخر سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اسی طرح گو حقیقی حج یہی ہے۔ کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو منقطع کر کے خدا کا ہو جائے۔ چنانچہ اسی لئے خواب میں اگر کوئی شخص اپنے متعلق دیکھے کہ اس نے حج کیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ جیسے وہ فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کہ میں نے جن و انس کو صرف اپنا مقرب بنانے کے لئے پیدا کیا ہے۔

پس حج اس بات کی علامت ہے کہ جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا تھا وہ اس نے پوری کر لی۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ حج کیا ہے ؟ خدا تعالیٰ کی رویت اور اس کا دیدار۔ مگر اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری جسم بھی رکھ دیا۔ تاکہ جسم کے ذریعہ روح کی بھی حفاظت ہوتی رہے۔ پھر حج اس سچے اخلاص کے واقعہ کو بھی تازہ کرتا ہے۔ جس کا نمونہ آج سے چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دکھایا اور جس کے نتائج آج تک دنیا کو نظر آ رہے ہیں۔ اُور کی سرزمین میں آج سے چار ہزار سال پہلے ایک مشرک گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا (دیکھو پیدائش باب ۱۱ آیت ۲۸) اس نے ایسے لوگوں میں تربیت پائی۔ جن کا رات دن مشغلہ خدا کا شریک بنانا اور بتوں کی پرستش کرنا تھا۔ مگر وہ بچہ ایک نورانی دل لیکر پیدا ہوا تھا اور وہ بچپن سے ہی بتوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ جب دنیا کی بڑھتی ہوئی گمراہی اور اس کے طوفانِ ضلالت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے چاہا کہ بنی نوع انسان میں سے کسی کو اپنا بنائے۔ تو اس کی جوہر شناس نگاہ نے کسدیوں کی بستی میں سے ابراہیم کو چنا۔ (پیدائش باب ۱۱ آیت ۳۱) اور اپنے فضل سے مسوح کیا۔ اور اسے کہا کہ اے ابراہیم ! جا اور اپنے بیٹے کو قربان کر تا کہ لوگوں سے الگ میری خاص حفاظت اور نگرانی میں ایک پنیری لگائی جائے۔ نیکی اور تقوےٰ کی پنیری اور ایک چشمہ پھوڑا جائے۔ پاکیزگی اور طہارت کا چشمہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا بہت اچھا میں تیار ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس بیٹے کو جو بڑھاپے میں نصیب ہوا تھا ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں لاکر چھوڑ دیا۔ جو کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ اس میں کھانے اور پینے کا کوئی سامان نہیں تھا۔ اس پُرخطر اور بھیانک وادی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف اس لئے اپنے بیٹے اور اس کی والدہ کو چھوڑا تا کہ خدا کا ذکر بلند ہو اور اس کی کھوئی ہوئی عظمت دنیا میں پھر قائم ہو۔ صرف ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور اس ماں اور بچے کو دیئے گئے۔ جن کے متعلق یہ الٰہی فیصلہ تھا کہ اب انہوں نے اس جنگل میں ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی بسر کرنی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوچا کہ ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور کتنے دن کام دے سکتی ہے۔ پھر سوائے ریت کے ذروں اور آفتاب کی چمک کے اور کوئی چیز میرے بیوی اور بچوں کے لئے نہیں ہوگی۔ یہ سوچتے ہی ان پر رقت طاری ہو گئی اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ حضرت ہاجرہ انکی آنکھوں کی نمی اور ہونٹوں کی تھرتھراہٹ سے سمجھ گئیں کہ بات کچھ زیادہ ہے۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے چلیں اور کہنے لگیں ابراہیم ! تم ہمیں کہاں چھوڑے چلے ہو۔ یہاں تو پینے کے لئے پانی تک نہیں اور کھانے کے لئے کوئی غذا نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دینا چاہا مگر رقت کی وجہ سے آواز نہ نکل سکی۔ تب حضرت ہاجرہ نے کہا کیا آپ خدا کے حکم سے ایسا کر رہے ہیں یا اپنی مرضی سے ؟ اس پر انہوں نے آسمان کی طرف اپنے

دونوں ہاتھ اٹھا دئے جس کے معنے یہ تھے کہ میں خدا کے حکم کے ماتحت ایسا کر رہا ہوں۔ اس جواب کو سُن کر یقین اور ایمان سے پُر ہاجرہؓ جو اپنی جوانی کی عمر میں تھی اور جس کا ایک ہی بیٹا تھا جو اس وقت موت کی نذر ہو رہا تھا فوراً رک گئی اور کہنے لگی اگر یہ بات ہے تو پھر خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا آخر پانی ختم ہوا۔ غذا ختم ہوئی اور باوجود اس کے کہ اس علاقہ میں کوئی چیز نظر نہ آتی تھی حضرت ہاجرہؓ اپنے بچےؑ کی تکلیف کو نہ دیکھ کر جو پیاس سے تڑپ رہا تھا ایک ٹیلے پر چڑھ گئیں کہ شاید کوئی آدمی نظر آئے اور اس سے پانی مانگ لیں۔ یا شاید کوئی آبادی دکھائی دے۔ انہوں نے جس حد تک انسانی نظر کام کر سکتی تھی دیکھا مگر انہیں کہیں پانی کا نشان نظر نہ آیا۔ تب وہ اسی گھبراہٹ میں اتریں اور دوڑتی ہوئی دوسرے ٹیلے پر چڑھ گئیں وہاں سے بھی دیکھا مگر پانی کے کوئی آثار نظر نہ آئے۔ اسی کرب و اضطراب کی عالت میں حضرت ہاجرہؓ سات دفعہ دوڑیں اور آخر ان کا دل بیٹھنے لگا کہ اب کیا ہو گا۔ اس پر معاً خدا تعالیٰ کا الہام نازل ہوا کہ اے ہاجرہؓ! خدا نے تیرے بچے کے لئے سامان پیدا کر دیا ہے۔ جا اور اپنے بچے کو دیکھ۔ حضرت ہاجرہؓ واپس آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ جہاں بچہ پیاس سے تڑپ رہا تھا وہاں پانی کا ایک چشمہ اُبل رہا ہے۔ یہی وہ چشمہ ہے جس کو چاہِ زمزم کہتے ہیں۔ زمزم درحقیقت اس گیت کو کہتے ہیں جو خوشی میں گایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے حضرت ہاجرہؓ نے اس چشمہ کا نام خود زمزم رکھا تھا کیونکہ اس چشمہ کے ذریعہ سے اپنے بچہؑ کی نجات کی خوشی میں ان کے لئے شکریہ میں گانے کا موقع پیدا ہوا تھا۔ پانی کا تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح انتظام کر دیا۔ اب غذا کی فکر تھی۔ اتفاقاً ایک قافلہ راستہ بھول گیا اور وہ اسی جگہ آ پہنچا جہاں حضرت ہاجرہؓ بیٹھی تھیں۔ قافلہ والوں کو پانی کی سخت ضرورت تھی۔ انہوں نے جب وہاں چشمہ دیکھا تو حضرت ہاجرہؓ سے کہا کہ ہم آپ کی رعایا بن کر یہاں رہیں گے۔ آپ ہمیں اس جگہ بسنے کی اجازت دیدیں۔ حضرت ہاجرہؓ نے انہیں اجازت دیدی اور وہ وہاں حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ کی رعایا بن کر رہنے لگے اور پیشتر اسکے کہ اسمٰعیلؑ جوان ہوتا خدا نے اسے بادشاہ بنا دیا۔

(بخاری کتاب بدء الخلق)

آج تک حج کے ایّام میں حضرت ہاجرہؓ کے اِس واقعہ کی یادگار کے طور پر ہی صفا اور مروہ پر ہر حاجی کو سات دفعہ دوڑنا پڑتا ہے یہ دوڑنا حضرت ہاجرہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کا ایک اقرار ہوتا ہے۔ یہ دوڑنا اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ اگر ہمیں بھی خدا کے لئے خدا کے لئے کسی وقت اپنے عزیزوں کو چھوڑنا پڑا تو ہم انہیں چھوڑنے میں کوئی دریغ نہیں کریں گے۔

پس حج ایک اہم عبادت ہے جو اسلام نے مقرر کی ہے۔ جب کوئی شخص مکہ مکرمہ میں جاتا ہے۔ اور مناسکِ حج کو پوری طرح بجا لاتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ آ جاتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والے ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جاتے ہیں۔

پھر حج سے مسلمانوں کے اندر مرکزیت کی روح بھی پیدا ہوتی ہے اور انہیں اپنی اور باقی دنیا کی ضرورتوں کے متعلق غور و فکر کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے کی خوبیوں کو دیکھنے اور ان کو اخذ کرنے کا انہیں موقع ملتا ہے اور باہمی اخوت اور محبت میں ترقی ہوتی ہے۔ غرض حج ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رُکن ہے جس کی طرف اسلام نے لوگوں کو توجہ دلائی ہے۔ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی ہو اور جن کی صحت سفر کے بوجھ کو برداشت کر سکتی ہو اُن کا فرض ہے کہ وہ اس حکم پر عمل کریں اور حج بیت اللہ کی برکات سے مستفیض ہوں۔ مَیں سمجھتا ہوں آجکل کے امراء کے لئے سب سے بڑی نیکی حج ہی ہے۔ کیونکہ باوجود مال و دولت کے وہ کبھی حج کے لئے نہیں جاتے اور جو لوگ حج پر جاتے ہیں ان میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جن پر حج واجب نہیں ہوتا۔ مَیں جب حج کے لئے گیا تو ایک حاجی میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کچھ مانگا۔ حضرت نانا جان صاحبؓ مرحوم میرے ساتھ تھے۔ انہوں نے اسے کہا کہ اگر تمہارے پاس کچھ نہیں تھا تو تم حج کے لئے آئے کیوں۔ وہ کہنے لگا میرے پاس بہت روپے تھے مگر سب خرچ ہو گئے۔ حضرت نانا جان مرحومؓ نے پوچھا کہ کتنے روپے تھے۔ وہ کہنے لگا جب مَیں بمبئی پہنچا تھا تو میرے پاس پینتیس ۳۵ روپے تھے۔ اور مَیں نے ضروری سمجھا کہ حج کر آؤں تو وہ پینتیس روپوں کو ہی بہت سمجھتا تھا مگر مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ۳۵ ہزار بلکہ ۳۵-۳۵ لاکھ روپے رکھتے ہیں، اور پھر بھی وہ حج کے لئے نہیں جاتے لیکن غرباء میں بہت حاجی نظر آتے ہیں۔ ایک شخص ساری عمر تھوڑا تھوڑا روپیہ جمع کرتا رہتا ہے اور جب چند سو روپیہ اس کے پاس اکٹھا ہو جاتا ہے تو وہ تمام عمر کا اندوختہ لے کر حج کے لئے چل پڑتا ہے۔ حالانکہ اسی روپیہ پر اس کے بیوی بچوّں کی آئندہ زندگی کا مدار ہوتا ہے۔ وہ اگر اس روپے سے اچھے بیل خریدنے یا کچھ ایکڑ زمین لے لے تو اس کے بیوی بچوّں کے لئے سہولت پیدا ہو سکتی ہے لیکن وہ اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اور روپیہ اٹھاتا اور حج کے لئے چل پڑتا ہے۔ تو امراء کے لئے سب سے بڑی نیکی حج ہے کیونکہ وہ حج میں سب سے زیادہ کوتاہی کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی ملازم ہیں جو یہ سمجھے ہیں کہ پنشن لے کر حج کو جائیں گے لیکن یہ خیال نہیں کرتے کہ پنشن پانے کے بعد زندگی بھی پائیں گے یا نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ پنشن لینے کے بعد ایسے بیمار پڑتے ہیں کہ اس قابل ہی نہیں رہتے کہ حج کو جا سکیں۔ پنشن تو گورنمنٹ دیتی ہی اسی وقت ہے جب اچھی طرح نچوڑ لیتی ہے اور سمجھتی ہے کہ اب یہ ہمارے کام کا نہیں رہا۔ پھر بعض لوگ کاروبار کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ اگلے سال جائیں گے پھر اس سے اگلے سال کا ارادہ کر لیتے ہیں حالانکہ دنیا کے کام تو ختم ہوتے ہی نہیں اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہو تو جلد حج کر لینا چاہیئے۔

مَیں تعلیم کے لئے جب مصر گیا تو ارادہ تھا کہ حج بھی کرتا آؤں گا۔ مگر پختہ ارادہ نہ تھا کہ اسی سال حج کر دوں گا یہ بھی خیال آتا تھا کہ واپسی پر حج کر دوں گا جب میں بمبئی پہنچا تو وہاں نانا جان صاحب مرحومؓ بھی آملے وہ براہ راست حج کو جا رہے تھے اس پر میرا بھی ارادہ پختہ ہو گیا کہ اسی سال ان کے ساتھ حج کر لوں، جب پورٹ سعید پہنچے تو میں نے رویاء میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں اگر حج کی نیت ہے تو کل ہی جہاز میں سوار ہو جاؤ کیونکہ یہ آخری جہاز ہے گو حج میں ابھی دس پندرہ روز کا وقفہ تھا مگر فاصلہ بھی وہاں سے قریب ہے۔ اس لئے خیال کیا جاتا تھا کہ ابھی اور کئی جہاز حاجیوں کے مصر سے جدہ جائیں گے۔ میرے ساتھ عبدالحی صاحب عرب بھی تھے وہ اس بات پر زور دیتے تھے کہ اگلے جہاز پر چلے جائیں گے مگر مجھے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر نیت ہے تو اسی جہاز سے جاؤ ورنہ جہاز دیں یا روک پیدا ہو جائے گی اس لئے میں نے چلنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ وہاں جو ایک دو اصحاب واقف ہوئے تھے وہ بھی کہنے لگے ابھی تو کئی جہاز جائیں گے۔ قاہرہ اور سکندریہ وغیرہ دیکھتے جائیں اتنا دور آ کر ان کو دیکھے بغیر چلے جانا مناسب نہیں۔ مگر میں نے کہا مجھے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کل نہ جانے سے حج سے رہ جانے کا خطرہ ہے اس لئے میں تو ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ اس جہاز ران کمپنی سے گورنمنٹ کا کوئی جھگڑا تھا اس جھگڑے نے ایسی صورت اختیار کر لی کہ وہ جہاز آخری ثابت ہوا اور کمپنی والے اس سال حاجیوں کے لئے کوئی اور جہاز نہ لے گئے۔

غرض کئی لوگ حج کی خواہش تو رکھتے ہیں مگر وقت پر اسے پورا نہیں کرتے اور اس طرح وہ ایک بہت بڑی نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں پس جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے استطاعت عطا فرمائی ہو وہ حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہونے کی کوشش کریں مگر حج میں بھی جب تک تقویٰ اور خشیۃ اللہ کو مدنظر نہ رکھا جائے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا میں جب حج کرنے کے لئے گیا تو سورت کے علاقہ کے ایک نوجوان تاجر کو میں نے دیکھا کہ جب وہ منیٰ کی طرف جا رہا تھا تو بجائے ذکرِ الٰہی کرنے کے اردو کے نہایت ہی گندے عشقیہ اشعار پڑھتا جا رہا تھا اتفاق کی بات ہے کہ جب میں واپس آیا تو جس جہاز میں میں سفر کر رہا تھا اسی جہاز میں وہ بھی واپس آ رہا تھا۔ ایک دن میں نے موقعہ پا کر اس سے پوچھا کہ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ حج کے لئے کیوں آئے تھے۔ میں نے تو دیکھا ہے کہ آپ منیٰ کو جاتے ہوئے بھی ذکرِ الٰہی نہیں کر رہے تھے اس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں حاجی کی دکان سے سودا زیادہ خریدا کرتے ہیں جہاں ہماری دکان ہے اس کے بالمقابل ایک اور شخص کی بھی دکان ہے وہ حج کر کے گیا اور اس نے اپنی دکان پر حاجی کا بورڈ لگا لیا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے گاہک بھی ادھر جانے لگ گئے یہ دیکھ کر میرے باپ نے مجھے کہا کہ تو بھی حج کر آتا کہ واپس آ کر تو بھی حاجی کا بورڈ اپنی دکان پر لگا سکے۔ اب بتاؤ کیا اس کا حج اس کے لئے ثواب کا موجب ہوا ہو گا۔ ثواب کا تو سوال ہے اس کا حج اس کے لئے یقیناً گناہ کا موجب ہوا ہو گا۔ پس انسان کو اپنے تمام کاموں میں ہمیشہ یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ اچھے سے اچھا کام کرنے میں بھی خدا تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھے ورنہ وہی نیکی اس کے لئے ہلاکت اور عذاب کا باعث بن جائے گی بے شک حج ایک بڑی نیکی ہے لیکن اگر کوئی شخص محض اس لئے حج پر جاتا ہے کہ اس کا لوگوں میں اعزاز بڑھ جائے یا رسم و رواج کے ماتحت جاتا ہے یا اس لئے جاتا ہے کہ لوگ اسے حاجی کہیں تو وہ اپنا پہلا ایمان بھی مٹا کر آ جائیگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ سردی کا موسم تھا کسی ریل کے اسٹیشن پر کوئی اندھیا بڑھیا گاڑی کے انتظار میں بیٹھی تھی اس کے پاس کوئی کپڑا بھی نہ تھا سوائے ایک چادر کے جو اس نے اپنے پاس رکھی ہوئی تھی تاکہ جب گاڑی میں بیٹھنے کے بعد تیز ہوا کی وجہ سے سردی محسوس ہو تو اوڑھ لے اس نے وہ چادر اپنے پاس رکھی ہوئی تھی اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وہ اسے ٹٹول لیتی تھی ایک شخص اس کے پاس سے گزرا۔ اور اس نے سوچا کہ یہ تو اندھی ہے اور اندھیرا بھی ہو چکا ہے اس لئے اگر میں یہ چادر اٹھا لوں تو نہ اس کو پتہ لگے گا اور نہ پاس کے لوگوں کو پتہ لگے گا۔ اس پر اس نے چپکے سے وہ چادر کھسکا لی۔ بڑھیا چونکہ بار بار اسے ٹٹولتی تھی اسے پتہ لگ گیا کہ کسی نے چادر اٹھا لی اس نے جھٹ آوازیں دینی شروع کر دیں کہ اے بھائی حاجی میری چادر دے دو میں اندھی غریب ہوں اور میرے پاس اور کوئی کپڑا نہیں وہ شخص فوراً واپس مڑا اور اس نے چادر تو اس کے ہاتھ میں پکڑا دی مگر کہنے لگا کہ مائی یہ تو بتاؤ تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ میں حاجی ہوں۔ وہ بڑھیا کہنے لگی بیٹا! ایسے کام سوائے حاجیوں کے اور کوئی نہیں کر سکتا میں اندھی کمزور اور غریب ہوں سردی کا موسم ہے اور میں بالکل اکیلی ہوں۔ ایسی حالت میں یہ ایک ہی کپڑا چرانے کی کوئی عادی چور بھی جرأت نہیں کر سکتا۔ یہ ایسا کام ہے جسے حاجی ہی کر سکتا ہے۔

غرض حج کا صرف اسی صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے جب انسان اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھے اور اخلاص اور محبت کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کرے۔ اگر وہ اخلاص کے ساتھ حج کے لئے جاتا ہے تو وہ ایمانوں کے ڈھیر لے کر واپس آتا ہے اور اگر وہ اخلاص کے بغیر جاتا ہے تو وہ اپنے پہلے ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔"

حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں

یادِ یارِ مہرباں آید ہمے

(از مکرم عبدالشکور صاحب ریڈیو الیکٹرک سنٹر۔ ملتان چھاؤنی)

یہ ان دنوں کی بات ہے۔ جب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ملتان میں محکمہ آبادی کے افسر تھے تحصیل کبیر والہ کے دو زمیندار غیر احمدی قادیان میں حضرت ابا جان محترم چوہدری غلام حسین صاحب آف جھنگ کے پاس آئے اور خواہش کی کہ ان کے کسی مقدمہ میں بطور سفارش صاحبزادہ صاحب موصوف کے نام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے چٹھی لے کر دیں۔ حضرت ابا جان اسے پسند نہ فرماتے تھے۔ انہیں سمجھانے کی کوشش کی لیکن بے سود وہ مصر رہے۔ آخر انہوں نے مجھے فرمایا کہ تم انہیں درد صاحب (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کے پاس لے جاؤ۔ وہ کوئی ترکیب نکال لیں گے میں نے دونوں کو ساتھ لیا اور حضرت درد صاحب کی خدمت میں دارالانوار پہنچا۔ عصر کا وقت تھا درد صاحب نے مجھے علیحدگی میں فرمایا کہ حضرت میاں صاحب کو میں بھی اس کام کے لئے عرض کرنا مناسب خیال نہیں کرتا۔ نہ ہی وہ چٹھی دیں گے مگر سائل چونکہ غیر احمدی معزز زمیندار ہیں اور اتنی دور سے آئے ہیں۔ ان کی بھی دل شکنی نہ ہو۔ تم انہیں ہمراہ لے کر حضرت میاں صاحب کی خدمت میں چلے جاؤ۔ حضرت ممدوح اس وقت سیر کے لئے تشریف لایا کرتے ہیں۔ بس آتے ہی ہوں گے راستے میں ہی عرض کر لینا گویا انجام کار قرعہ فال میرے ہی نام پڑا۔ میں نے دونوں کو ساتھ لیا اور جانب شہر چل کھڑا ہوا۔ ہم ڈاکٹر حاجی خان صاحب کی کوٹھی کے پاس ہی پہنچے ہونگے کہ حضرت میاں صاحب مع دو تین خدام کے ساتھ جلوہ افروز ہوئے۔ سفید شلوار قمیص سر پہ پشاوری لنگی اور گلے میں وہی مانوس سرخ رومال۔ قریب پہنچنے پر میں نے السلام علیکم عرض کیا اور ساتھ ہی ان دونوں زمینداروں سے تعارف کرا دیا۔ حاضرین کی غرض بیان کی۔ ان دونوں نے یہ بات خاص طور سے زور دیکر عرض کی۔ کہ ہم حضرت اپنا حق مانگتے ہیں۔ آپ بے شک یہ لکھ دیں کہ اگر ہمارا حق بنتا ہو تو ہمیں دیں ورنہ ہرگز نہیں" حضرت نے قدرے توقف کے بعد ان سے مخاطب ہو کر فرمایا "ملک صاحب! مجھے آپ کی خواہش پورا کرنے میں تو عذر نہیں۔ میری عین خواہش ہے آپ کا حق آپ کو ضرور ملے۔ لیکن مشکل یہ آن پڑی ہے کہ میرے مظفر احمد کو ایسی چٹھی لکھنے کے دو ہی معنی ہو سکتے ہیں۔ اول تو یہ کہ مجھے تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ مظفر احمد دیانتدار نہیں۔ آپ کا حق جانتے ہوئے بھی کسی سفارش کے تحت یا رشوت کھا کر آپ کو اس سے محروم کر رہا ہے لہٰذا میں سفارش کر کے اسے بے تعلقی سے باز رکھوں۔ کیا آپ مظفر احمد سے ایسی توقع رکھتے ہیں؟" دونوں بیک وقت بول اٹھے "نہیں حضور! ہرگز نہیں وہ تو بڑے دیانتدار افسر ہیں۔"

فرمایا۔ "اچھا یہ بات نہیں تو میرے چٹھی لکھنے کے دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں۔ کہ مظفر احمد ایسا جاہل ہے۔ کہ اسے حق اور ناحق میں تمیز کرنا ہی نہیں آتا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ میں اسے حق کی طرف راہنمائی کروں۔ کیا آپ کے خیال میں یہ صورت ہے"؟ وہ دونوں پھر بول اٹھے "نہیں نہیں حضرت! یہ بات بھی نہیں وہ تو بڑے ۔ بیدار مغز افسر ہیں۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا

"پھر اگر آپ مظفر احمد کے متعلق اتنا حسن ظن رکھتے ہیں تو اتنا میری طرف سے یقین کر لیجئے کہ اگر آپ کا حق بنتا ہو گا۔ جیسا کہ آپ خود یقین رکھتے ہیں تو ضرور آپ کے حق میں فیصلہ ہو گا۔ مظفر احمد کبھی بددیانتی نہ کرے گا۔ وہ انشاء اللہ جرأت کے ساتھ حق کا ساتھ دے گا۔ اور اگر بالفرض آپ کا حق نہیں بھی بنتا۔ تو پھر آپ خود کہہ چکے ہیں۔ کہ بے شک آپ کے خلاف فیصلہ ہو جائے۔ اس صورت میں آپ مجھ پر بھی زور نہ دیں گے کہ میں مظفر احمد کو کسی ناجائز کام کے لئے لکھوں۔ اگر خدانخواستہ آپ کے خلاف بھی فیصلہ ہو جائے۔ تو بھی میری نصیحت آپ کو یہ ہے کہ آپ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھیں۔ میں بھی انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کروں گا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات بڑی ہی قدرتوں کی مالک ہے۔ انسان اپنی نادانی کے باعث بچے کی طرح انگاروں کی چمک دمک دیکھ کر انہیں پکڑنے کی ضد کر بیٹھتا ہے مگر کیا کوئی ماں بچے کو ایسا کرنے دیتی ہے؟ یہ بھی اس کی شفقت کا اظہار ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ تو اپنے بندوں پر ماں سے بھی زیادہ شفیق ہے۔ پس آپ اطمینان رکھیں۔ جو بھی فیصلہ ہو گا۔ آپ کے لئے اچھا ہی ہو گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ کے حق میں ہو گیا تو سبحان اللہ۔ خلاف ہو گیا تو الحمدللہ آپ کسی کا حق غصب کر کے آخرت کا عذاب خریدنے سے بچ گئے۔"

دونوں زمینداروں کے لئے اب اتنی گنجائش ہی کہاں رہ گئی تھی کہ مزید اصرار کریں؟ شکریہ ادا کر کے اجازت لی اور چلے آئے۔ میرا دل وجد میں تھا۔ آخر یہی تو وہ ابنائے فارس ہیں۔ جنہیں ایمان کو ثریا سے واپس لانے کی خدمت تفویض ہوئی۔ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین۔ سفارش کرنے اور لکھنے والوں کے لئے یہ واقعہ مشعل راہ ثابت ہو سکتا ہے۔

فروری ۱۹۶۳ء میں میرے بہنوئی اور حضرت درد صاحب رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی مصلح الدین سعدی چٹاگانگ سے ملتان آئے اور مجھے ہمراہ لے کر ربوہ پہنچے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیارت خوش قسمتی سے میسر آگئی۔ وہاں سے فارغ ہو کر ہم "البشریٰ" پہنچے اطلاع بھجوائی اور برآمدہ میں کرسیوں پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگے۔ حضرت ان دنوں علیل تھے۔ چند لمحوں بعد آہٹ محسوس ہوئی جیسے کوئی سلیپر گھسیٹ کر چھوٹے چھوٹے قدموں سے چل رہا ہو۔ خادم نے دروازہ کھولا اور حضرت میاں صاحب جلوہ افروز ہوئے۔ میرا دل مجھے یہ کیفیت دیکھ کر ملامت کرنے لگا کہ کیوں حضرت کو ایسے میں تکلیف دی آپ باوجود تکلیف کے پندرہ بیس منٹ تک باتیں کرتے رہے نہ صرف باتیں بلکہ ان میں شگفتگی پیدا فرماتے رہے۔ اللہ اللہ یہ خادم نوازی! رخصت کے وقت کا نظارہ مجھے تا عمر نہ بھولے گا۔ حضرت مصافحہ کے بعد دروازے میں داخل ہوتے ہوتے ٹھہر گئے تھوڑا سا مڑ کر مسکراتے ہوئے ہمیں فرمایا۔ "خط لکھنے میں تم دونو سست ہو۔ تمہاری بیویاں چست ہیں"۔ کتنی دلآویز مسکراہٹ تھی اور کیسی پر شفقت ڈانٹ۔ میں واقعی خط لکھنے میں سست ہوں۔ میری بیوی کم از کم حضرت میاں صاحب کو خط لکھنے کے بارے میں اتنی چست تھیں کہ اپنے والد بزرگوار حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کو شاید خط لکھنے میں سستی کر جائیں۔ مگر حضرت میاں صاحب کو باقاعدگی سے لکھتیں اور ان سے زیادہ باقاعدگی سے جواب آتے۔ چنانچہ واپس گھر پہنچ کر جب میں نے حضرت میاں صاحب کی اس پیاری ڈانٹ کا ذکر کیا تو سن کر ان کی آنکھیں بھر آئیں۔ مارچ میں جب میں مشاورت میں شمولیت کے لئے گیا۔ تو ان کی خواہش پر میں انہیں بھی ساتھ لے گیا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں حضرت میاں صاحب کی زیارت کے لئے "البشریٰ" پہنچی تو حضرت اسی وقت مجلس مشاورت سے کھانا کھانے واپس تشریف لائے تھے حضرت بیگم صاحبہ نے کمال شفقتِ مادری کا اظہار فرمایا۔ میں نے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضری کے لئے عرض کیا۔ تو فرمانے لگیں۔ ابھی مشاورت سے تشریف لائے ہیں۔ کھانا کھا رہے ہیں تھکے بھی ہوں گے۔ ذرا آرام فرما لیں تو مل لینا اس اثناء میں کہیں خادمہ نے عرض کر دیا ہو گا۔ تھوڑی ہی دیر میں خادمہ نے آکر کہا کہ حضرت میاں صاحب ملتان سے آنیوالی بی بی کو یاد فرما رہے ہیں۔ مارے خوشی کے میرے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ حاضر خدمت ہوئی وہ شفقت بھری مسکراہٹ ساری زندگی تڑپائے گی۔ پہلا سوال یہی کیا۔ "تمہارے میاں نے میرا پیغام پہنچایا تھا؟" میں سمجھ گئی اشارہ کس طرف ہے۔ عرض کیا۔ جی حضور! پہنچایا تھا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ "میں نے دونوں کو ڈانٹا تھا"۔ آپ کھانا بھی کھاتے جاتے۔ مجھ سے اور بچوں سے باتیں بھی کرتے جاتے۔ آہ! اب تو بس باتیں ہی یاد رہ گئی ہیں۔ یہی سرمایۂ حیات ہے۔ اور یا پھر نصیحتوں اور دعاؤں سے بھرے وہ خطوط۔ مولا کریم اپنے حضور انہیں اعلیٰ مقام پر سرفراز فرمائے۔ آمین۔

اس سراپا نور ہستی کے اوصاف کہاں تک بیان کروں۔ ایک دلآویز واقعہ اور سن لیجئے۔ حضرت کے جنازہ میں شرکت کے لئے ربوہ گیا۔ تو حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی خدمت میں بھی حاضر ہوا۔ آپ پر اس سانحہ عظیم کا بہت ہی گہرا اثر تھا۔ آپ ہی کی زبانی یہ واقعہ سنا گویا روح تازہ ہو گئی۔ فرمایا "میں تو حضرت کی دلفریب مسکراہٹ کا دیوانہ تھا کوشش کر کے ایسی بات کرتا کہ آپ مسکرا دیں۔ اور میں بے خود ہو جاؤں۔ کیونکہ آپ کی مسکراہٹ میں مجھے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی مسکراہٹ کی جھلک نظر آتی تھی۔ مجھے خوب یاد ہے ایک مرتبہ حضرت میاں صاحب احمدیہ چوک قادیان میں چند خدام کے ساتھ کھڑے تھے۔ یہ خادم بھی ذرا ہٹ کر کھڑا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ حضرت نے دو تین بار گوشہ چشم سے میری طرف دیکھا میں سمجھ گیا کہ کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں۔ میں قریب ہو گیا۔ تو فرمایا "حافظ صاحب آپ کی عمر کتنی ہو گی۔ میں تو جب سے یاد پڑتا ہے۔ آپ کو ایسا ہی دیکھتا چلا آیا ہوں"۔ میں نے عرض کیا۔ حضور! عمر کا اندازہ تو یوں فرما لیں کہ اس غلام نے اپنے آقا ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اسی جگہ جہاں آپ کھڑے ہیں۔ تین چار سال کی عمر میں کھیلتے دیکھا ہے کہ اتنے میں حضرت حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ تشریف لائے۔ آپ اکڑوں بیٹھنے کے خلاف تھے۔ مگر فرط محبت سے بے ساختہ زمین پر اکڑوں بیٹھ گئے۔ اور بازوؤں میں حضرت محمود ایدہ اللہ کو لے لیا۔ اور فرمایا۔ میاں! آپ کام کاج تو کرتے کچھ نہیں۔ سارا دن بس کھیلتے ہی رہتے ہیں"۔ کس شوکت سے میرے امام نے جواب دیا "جب ہم بڑے ہوں گے تو ہم بھی کام کریں گے"۔ حضرت حکیم الامت تو جیسے یہ سن کر کہیں کھو گئے۔ اپنی بھیروی زبان میں فرمایا "آکھدا تاں تیرا پیو وی لیسے طرح ماں کھو"۔ اب ہم سوچ میں ڈوب گئے۔ باقی تو کچھ پلے پڑ گیا۔ پر "پیو" سمجھ میں نہ آیا۔ آخر کسی دوست نے یہ بتایا پنجابی میں "پیو" باپ کو کہتے ہیں۔ تب ہم تہ کو پہنچے۔ حضرت قمر الانبیاء نے یہ سنا۔ تو تبسم فرمایا۔ اور ہم سیر ہو گئے۔"

لجنات کی اطلاع کیلئے

تمام لجنات کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اس وقت دفتر لجنہ مرکزیہ میں لجنہ کا مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ جو لجنہ مرکزیہ نے شائع کیا۔ لجنات کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً ان کتابوں کو خرید کر ان کی اشاعت کرتی رہیں۔ راہ ایمان کا انگریزی ترجمہ انگریزی بولنے والے بچوں کے لئے اور عیسائیوں کو اسلام کی ابتدائی تعلیم سے آگاہ کرنے کے لئے کافی کار آمد کتاب ہے۔

۱۔ راہ ایمان انگریزی The Path of Faith بہ قیمت ایک روپیہ
۲۔ راہ ایمان اردو قیمت ۱۰/
۳۔ ہمارا آقا یہ کتاب ناصرات کے امتحان کے لئے بطور کورس مقرر کی گئی ہے۔ جس کا امتحان ۳ مئی کو ہو رہا ہے ا قیمت فی کتاب سوا روپیہ
۴۔ Status of Women یعنی مقامات النساء۔ قیمت ایک روپیہ
یہ کتاب عورتوں کے متعلق احادیث کا مجموعہ ہے۔ اور انگریزی بولنے والی بہنوں کے لئے مفید کتاب ہے۔ جس سے اسلام کی رو سے عورت کے مقام کی وضاحت ہو جاتی ہے
۵۔ تربیتی نصاب قیمت ایک روپیہ خاص طور پر تربیتی کلاسز کے لئے لجنہ مرکزیہ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ اپنی اپنی لجنات میں اشاعت فرمائیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

عزیزہ بشریٰ کی وفات

میری بچی عزیزہ بشریٰ کوئٹہ میں مورخہ ۲۸/۳/۶۲ کو ناگہانی وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میری بیٹی مرحومہ ابھی صرف ۲۲ سال کی تھی کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ مرحومہ نے تین چھوٹے چھوٹے بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھی۔ نہایت دیانتدار متقی اور عابدہ تھی۔ ہر دینی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھی۔ باوجود دور دراز ہونے کے اللہ تعالیٰ نے فوری طور پر جنازہ ربوہ لانے کے اسباب پیدا کر دیئے۔ چنانچہ ۲۹/۳/۶۲ کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئی۔ عزیزہ کی بے وقت جدائی اس کی والدہ اور بہنوں بھائیوں کے لئے سخت صدمہ کا باعث ہے۔ اور مجھ گنہگار کا دل بھی عزیزہ کی جدائی سے زخمی ہے۔ احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔ کہ وہ عزیزہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز مرحومہ کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار نصیر احمد خان عفی عنہ سادات کالونی ــــ خانپور)

محترم نصیر احمد خان صاحب نے اپنی بچی کی روح کو ثواب پہنچانے کیلئے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مینیجر

درخواست ہائے دعا

مکرمی صوفی کریم بخش صاحب زیروی گولبازار ربوہ پانچ روپیہ چندہ مساجد ممالک بیرون ادا فرماتے ہوئے اپنی بچی عزیزہ امۃ الشکور عمر ایک سال کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں مکرم صوفی صاحب کی متعدد بچیاں فوت ہو چکی ہیں۔ اسلئے عزیزہ مذکورہ احباب جماعت کی خاص دعاؤں کی مستحق ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اکلوتی بچی کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادمہ دین بنائے
(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۲۔ جماعت احمدیہ جوہر آباد کے سابق پریذیڈنٹ ملک گل شیر خان صاحب جو اب بسلسلہ ملازمت تبدیل ہو کر میانوالی چلے گئے ہیں۔ ان کی زیر قیادت جماعت نے جو ترقی کی ہے اس کے لئے جماعت احمدیہ جوہر آباد کے افراد تہ دل سے ان کے مشکور ہیں۔ اور احباب سے ان کے حق میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جوہر آباد)

۳۔ میرے والد بزرگوار حکیم حفیظ الرحمٰن حنیف کو تین چار روز سے بخار کے ساتھ اہل خول چہرہ اور گردن پر پھنسیاں نکل آئی ہیں۔ جن کی وجہ شدید تکلیف ہے
میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ تمام صحابہ کرام اور درویشان اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں درخواست دعا ہے

صفی الرحمٰن خورشید طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ

انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کے افسران کی تشریف آوری

مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۲ء بورڈ آف سیکنڈری اینڈ انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن لاہور کی طرف سے جناب ڈاکٹر رفیق احمد خان صاحب وائس پرنسپل اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور اور جناب عبدالبشیر صاحب آذری پرنسپل کالج آف کامرس لائلپور انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کے معائنہ اور آئی اے کے لئے تشریف لائے۔ سیالکوٹ سے آپ کے ہمراہ محترم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ریڈر ویکیل اور دوسرے احباب بھی ہمراہ تھے۔ کالج کے احاطہ کو خوشنما دروازوں اور دیگر زیبائش سے آراستہ کیا گیا تھا۔ معزز مہمانوں نے کالج کی بنیادوں اور نو تعمیر شدہ سٹاف کوارٹرز کو دیکھا اور اسی طرح کالج کی نئی قائم شدہ لائبریری کو ملاحظہ فرمایا۔ آپ سٹاف اور پرنسپل صاحب کے انہماک اور علاقے کے احباب کے خلوص اور محنت کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے کالج کی طرف سے معزز مہمانوں کے اعزاز میں وسیع دعوت کا انتظام کیا گیا تھا جس کے اختتام پر جناب پرنسپل عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے نے مختصر الفاظ میں کالج کے قیام کی تاریخ بیان کی اور ان مشکلات کا ذکر کیا۔ جن پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت حد تک قابو پایا جا چکا ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ راستوں کی خرابی کے باوجود کالج کی انتظامیہ اور سٹاف نے حوصلہ مندی کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھا ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کالج کی اصل عمارت شروع کی جانے والی ہے۔ جس کا اکثر حصہ انشاء اللہ اسی سال مکمل ہو جائیگا جناب عبدالسلام صاحب اختر پرنسپل کالج کی تقریر کے بعد ڈاکٹر رفیق احمد خان صاحب نے سائنس اور مذہب کے امتزاج پر روشنی ڈالی اور نہایت دلچسپ پیرائے میں بیان کیا کہ اعلیٰ تعلیم کا مقصد موجودہ زمانے میں انسان کو اپنے پیدا کرنے والے کے قریب لانا ہے۔ آپ نے بتایا کہ صحیح تعلیم دراصل دیہاتی فضاؤں میں پروان چڑھتی ہے۔ کیونکہ یہاں وہ تکلفات نہیں جو شہروں میں تعلیم کی پاک فضا کو آلودہ کرتے ہیں۔ بلکہ فطرت خلوص کے زینے پر ارتقائی منازل طے کرتی ہے۔ تقریباً پانچ بجے شام یہ دلچسپ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(سٹاف سیکرٹری)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

اس میں شک نہیں کہ جب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے تعمیر فنڈ کی تحریک ہوئی تو احباب نے اس میں دل کھول کر حصہ لیا اور قلیل عرصہ میں مجلس کے ہال اور دفاتر اور چار رہائشی کوارٹرز کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ مجلس کی یہ باوقار عمارت مرکز سلسلہ کی رونق بڑھانے کا بھی باعث ہے۔ لیکن تعمیر کے بعد مرمتوں اور توسیع کے کاموں کے لئے بھی روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت بھی بجلی کا بڑا موٹر لگانے اور ٹیوب ویل کی ضروریات کے لئے روپیہ درکار ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس فنڈ میں روپیہ بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جو احباب سو روپیہ یا اس سے زائد چندہ دیں گے ان کے نام دعا کی غرض سے ہال میں کندہ کرائے جائینگے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

شادی

مکرم چوہدری غلام محمد صاحب ولد چوہدری غلام رسول صاحب کی شادی عزیزہ رشیدہ بیگم بنت چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف کلاکوٹ سے مورخہ ۱۲/۳/۶۲ کو انجام پائی ہے۔ ان کا نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا گیا تھا بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ (محمد عبداللہ باجوہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ پکا نسوآنہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
والدہ محترمہ بڑی مخلص احمدی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے خاندان کی عورتوں میں سے سب سے پہلے احمدیت کو قبول کیا۔ گاؤں میں ہونے کی وجہ سے بہت تھوڑے احباب جنازہ میں شریک ہوئے۔ لہذا احباب جماعت سے استدعا ہے کہ والدہ محترمہ کا جنازہ غائب ادا فرمائیں اور والدہ صاحبہ کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

(ملک سلطان احمد معلم وقف جدید پکا نسوآنہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

جکارتہ ۱۶ اپریل۔ افریقی ایشیائی وزیروں کے ابتدائی اجلاس میں جو کل یہاں ختم ہوگیا اس مسئلے پر طویل بحث ہوئی کہ افریقی ایشیائی ملکوں کی دوسری کانفرنس میں روس کو مدعو کرنا چاہیئے یا نہیں اس مسئلہ کا حل پیش کرنے کے لئے ایک چھ رکنی سب کمیٹی قائم کر دی گئی ہے اس کے ساتھ ہی بھارت نے ملائشیا کو مدعو کرنے کی تجویز بھی پیش کر دی جس پر انڈونیشی وفد نے سخت نکتہ چینی کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شام تک اجلاس میں ایک بحران سا پیدا ہوگیا اور سب کمیٹی نے سفارش کی کہ روس کو مدعو کرنے کے سوال پر مکمل اجلاس میں غور کیا جائے۔ چین اور گنی نے روس کو مدعو کرنے کی مخالفت کی اور لنکا بھارتی تجویز کی حمایت کرتا رہا۔ مکمل اجلاس میں بحث کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ سب کمیٹی کے ممبروں کی تعداد بڑھا دی جائے چنانچہ اس میں بھارت پاکستان چین اور لنکا بھی شامل کر دیئے گئے انڈونیشی اخبارات نے بھارت پر الزام لگایا ہے کہ وہ کانفرنس کو تباہ کرنے کے درپے ہے تھائی لینڈ کے نمائندے نے تجویز کیا کہ صرف ان ملکوں کو مدعو کیا جائے جو بنڈونگ کے اصولوں کی پیروی کرتے ہیں۔

● **کٹانیا۔** سسلی کا خوفناک آتش فشاں پہاڑ اٹینا پھٹ پڑا ہے اور دہکتے ہوئے انگارے راکھ اور دیگر ایسے مواد کو دو ہزار فٹ کی بلندی تک ہوا میں اچھال رہا ہے کٹانیا یونیورسٹی کے شعبہ آتش فشانی نے گذشتہ رات اعلان کیا کہ آتش فشاں پہاڑ کے شمال مغرب کی طرف لاوا بہنا شروع ہوگیا ہے۔

● **راولپنڈی ۱۶ اپریل۔** پاکستان کی بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ سینٹو کی فوجی کمیٹی اور وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے کل یہاں سے عازم واشنگٹن ہو گئے۔ اجلاس ۲۲ اپریل کو واشنگٹن میں ہوگا۔

● **لاہور ۱۶ اپریل۔** اقوام متحدہ کے نائب سیکرٹری برائے خصوصی سیاسی امور مسٹر رالف بنش راولپنڈی سے نئی دہلی جاتے ہوئے تھوڑی دیر یہاں رکے انھوں نے بتایا کہ میں نے تنازعہ کشمیر کے بارے میں صدر ایوب سے بات چیت کی ہے

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ وادی میں شیخ عبد اللہ کی آمد کے موقع پر چھوٹے اشتہارات تقسیم کئے گئے ہیں جن میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ وادی کشمیر سے بھارتی راج ختم کیا جائے۔ ان اشتہاروں میں یہ مطالبات بھی درج کئے گئے ہیں کہ کشمیریوں کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے حق خود ارادیت دیا جائے وادی سے بھارتی فوج نکال لی جائے اور موئے مقدس چرانے والے اصل مجرموں کو گرفتار کر کے انھیں سزا دی جائے۔ حالیہ ایجی ٹیشن میں جو مسلمان شہید ہوئے ہیں ان کے خاندانوں کو معاوضہ دیا جائے وادی میں ایک پمفلٹ بھی تقسیم کیا گیا ہے جس میں کشمیر پر بھارتی قبضہ اور خاص طور پر شیخ عبد اللہ کی گرفتاری کے بعد کشمیری مسلمانوں پر کئے گئے ظلم وستم کی تفصیل درج کی گئی ہے پمفلٹ جاری کرنے والے افراد نے شیخ عبد اللہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ کشمیری عوام کو بھارتی بربریت سے آزادی دلوانے کے لئے کشمیری عوام کی رہنمائی کریں۔

● **راولپنڈی ۱۶ اپریل۔** مسئلہ کشمیر جب بھی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی پیش ہوا تو عرب اور افریقی ممالک ڈٹ کر پاکستان کے موقف کی حمایت کریں گے اس اعتماد کا اظہار غیر سرکاری کشمیر وفد کے رکن مولوی نذیر احمد نے وطن واپس پہنچ کر کیا ہے وہ اس کشمیر وفد میں شامل تھے جو میر واعظ محمد یوسف کی قیادت میں متعدد عرب اور افریقی ممالک کا طویل دورہ کرنے کے بعد وطن واپس آیا ہے انھوں نے آج شام پاکستان پریس ایسوسی ایشن ۴۴ کے نمائندے کو ایک خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ تمام عرب ممالک میں کشمیر سے متعلق پاکستان کے بارے میں ہمدردانہ جذبات پائے جاتے ہیں۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے، اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک الہامی ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں۔ یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے۔ پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے گا کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

بھارت کو صرف فوجی شکست کے ذریعہ ہی کشمیر سے نکالا جا سکتا ہے

(بھارتی وزیر)

"ٹائمز آف انڈیا" کی طرف سے شیر کشمیر کو دوبارہ گرفتار کرنے کا مطالبہ

کراچی ۱۷ اپریل۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی کابینہ کے ایک سینیئر وزیر نے کہا ہے کہ بھارت کو فوجی شکست دے کر ہی مقبوضہ کشمیر سے نکالا جا سکتا ہے انہوں نے مزید بتایا کہ مسئلہ کشمیر کے بارے میں کسی سیاسی مفاہمت کا مطلب یہ ہے کہ نہرو حکومت ختم ہو جائے گی۔

متذکرہ وزیر نے ان خیالات کا اظہار "انڈین ایکسپریس" کے سیاسی مبصر مسٹر پریم بھاٹیہ سے ایک ملاقات میں کیا مسٹر بھاٹیہ نے شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کی حالیہ سرگرمیوں کے بارے میں حکومت کا ردعمل دریافت کیا تھا۔

مسٹر پریم بھاٹیہ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ شیخ عبداللہ کے رویہ سے مقبوضہ کشمیر میں پاکستان کے حامیوں اور مقبوضہ کشمیر کی حکومت کے مخالفوں کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔

دریں اثناء شیخ عبداللہ کو "نزاعی مسائل" پر حتمی بیانات دینے سے باز رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انڈین ایکسپریس نے اپنے جموں کے نمائندے کے حوالے سے خبر دی ہے کہ "شیخ عبداللہ کے دوست" انہیں نصیحت کر رہے ہیں کہ وہ اس مقام پر نہ پہنچ جائیں جہاں مفاہمت نہ ہو سکے۔ دریں اثنا معلوم ہوا ہے کہ مس مردولا سارا بائی منگل کے روز سرینگر پہنچیں اور شیخ عبداللہ کو مطلع کیا کہ انہوں نے حال ہی میں مقبوضہ کشمیر پر بھارتی قبضہ کے خلاف جو بیانات دیئے ہیں ان پر پنڈت نہرو نے اظہار ناراضی کیا ہے۔

ادھر بھارت کے با اثر روزنامہ "ٹائمز آف انڈیا" نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو پر زور دیا ہے کہ شیخ محمد عبداللہ کو دوبارہ گرفتار کر لیا جائے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ شیخ عبداللہ ایسی سرگرمی میں مصروف ہیں جس کا مقصد کشمیر کو بھارت سے علیحدہ کرنا ہے۔ اخبار نے اپنے اداریہ میں کہا ہے کہ پنڈت نہرو نے شیخ عبداللہ کو کشمیر کے بارہ میں مذاکرات کے لئے نئی دہلی آنے کی جو دعوت دی تھی اسے بھی واپس لے لینا چاہیئے۔

ٹائمز آف انڈیا نے لکھا ہے کہ اگر شیخ عبداللہ اس انتباہ کو خاطر میں نہ لائیں۔ اور وہ پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ یہ ایک دھمکی ہے جس سے میں مرعوب نہیں ہوں گا اور وہ بدستور علیحدگی پسندی کی پالیسی کو اپنائے رکھیں تو بھارتی حکومت کو انہیں دوبارہ گرفتار کرنے میں پس و پیش نہیں کرنا چاہیئے کسی قسم کا پس و پیش کمزوری کی علامت سمجھا جائے گا اور اس سے یہ تاثر پیدا ہو گا کہ مسٹر شاستری اور مسٹر چھاگلہ نے گزشتہ چند دنوں میں جو کچھ کہا ہے اس کی حیثیت دیوانے کی بڑ سے زیادہ نہیں۔

جنرل موسیٰ واشنگٹن روانہ ہو گئے

کراچی ۱۷ اپریل پاکستانی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ کل صبح واشنگٹن روانہ ہو گئے جہاں آپ سنٹو کے فوجی سربراہوں کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ یہ اجلاس ۲۲ اور ۲۳ اپریل کو ہو گا۔ آپ سنٹو کے وزارتی اجلاس میں بھی شریک ہوں گے جو ۲۷ اور ۲۸ اپریل کو واشنگٹن میں ہو گا۔

پاکستان نے ایک اور خلائی راکٹ چھوڑ دیا

کراچی ۱۷ اپریل۔ پاکستان کی فضا اور بالائی خلا کی ریسرچ کمیٹی (سپارکو) کے اعلان کے مطابق گزشتہ روز سومیانی رینج سے ایک راکٹ بحر ہند کے اوپر چھوڑا گیا۔ یہ راکٹ سمندر پار بالائی ہوا کے نمونوں کا مطالعہ کرنے میں مدد دے گا۔ راکٹ نے دوسرے مرحلہ پر دو لاکھ فٹ کی بلندی پر فضا میں تانبے کی بے شمار سوئیاں بکھیر دیں جن سے مطالعہ میں بہت مدد ملے گی۔ یہ راکٹ بین الاقوامی بحر ہند مہم کے تحت چھوڑا گیا ہے۔ تجربات کا یہ سلسلہ آئندہ سال کے آخر تک جاری رہے گا اور ہر ماہ ایک راکٹ چھوڑا جائے گا۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کے متعلق ابھی حال ہی میں دیا ہے اس پر شاہد ہے۔ چند سال گزشتہ ہی لاہور میں جو اسلامی مذاکرہ ہوا تھا اس میں سرکاری آدمیوں سے ساز باز کر کے کس نے چوہدری ظفر اللہ خاں اور پروفیسر محمد اسلم صاحب کی مخالفت فرمائی تھی۔ وکلاء کی مجالس میں کون لیکچر بازی کرتا ہے۔ سعودی عرب کی حکومت سے کس نے تعلقات قائم کر رکھے ہیں۔ کون ہے جو ملکی اسمبلیوں میں ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور اسلام کا نعرہ لگا کر رائے عامہ بٹورنا چاہتا ہے اور ملکی اقتدار کی ہوس رکھتا ہے۔ اور اپنی اقلیت کو اکثریت پر زبردستی ٹھونسنے کی دن رات کوشش کرتا رہتا ہے۔

بے شک احمدیت کا مقصد یہ ہے کہ نہ صرف پاکستان نہ صرف ایشیا بلکہ تمام دنیا کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کر دے۔ مگر احمدیت ہیکیا ویلی سیاست کی قائل نہیں ہے وہ خالص اسلامی سیاست کی حامی ہے تاہم وہ سیاسی پارٹی بازی سے الگ رہ کر دلوں پر اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے میں مصروف ہے۔ البتہ بعض احمدی دولت محض اپنی محنت۔ دیانت اور قابلیت کی وجہ سے ملک و قوم کے لئے ساری دنیا میں باعث افتخار سمجھے جاتے ہیں اور باوجود مخالفوں کی انتہائی بقیہ ۴۴

کشمیر کے تصفیہ کے بغیر پاک بھارت دوستی ممکن نہیں

ماضی کی غلطیاں بھول کر باہمی تعاون کو فروغ دیا جائے (کری اپا)

لاہور ۱۷ اپریل۔ بھارتی مسلح افواج کے سابق کمانڈر انچیف جنرل کے ایم کری اپا صدر ایوب سے مسئلہ کشمیر پر اہم بات چیت کے بعد کل دوپہر نئی دہلی روانہ ہو گئے۔ روانگی سے قبل لاہور میں ایک اخباری نمائندے سے ایک خصوصی ملاقات میں انہوں نے بتایا کہ گزشتہ پانچ سال سے وہ دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کو کم کرنے اور دوستانہ تعلقات کے قیام کے لیے جو ذاتی کوشش کر رہے ہیں راولپنڈی کا یہ دورہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ بھارتی جنرل نے بتایا کہ انہوں نے صدر ایوب کے ذاتی مہمان کی حیثیت سے دو روز قیام کیا اور صدر ایوب سے مسئلہ کشمیر اور دونوں ملکوں کے دوسرے اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ جنرل کری اپا نے ایک اخباری نمائندے کے ایک سوال کے جواب میں کہا مسئلہ کشمیر کو فوری طور پر حل کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس تنازعہ کے تصفیہ کے بغیر دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا پاکستان اور بھارت کے عوام کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے خیر سگالی کے بہترین جذبات موجود ہیں "لیکن ہمیں اس سلسلہ میں سے تنازعہ کشمیر کا بال نکالنا ہو گا"۔

لاہور میں دو گھنٹے قیام کے بعد جنرل کری اپا پی آئی اے کے طیارے میں نئی دہلی روانہ ہوئے اقوام متحدہ کے انڈر سیکرٹری رالف بنچ کے سیاسی امور ڈاکٹر رالف بنچ بھی جو پاکستان کشمیر اور بھارت کا دورہ کر رہے ہیں اسی طیارے میں نئی دہلی روانہ ہوئے ہیں۔ اخباری نمائندے کے ایک سوال پر جنرل کری اپا نے اپنے دورہ راولپنڈی کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے کہا میں نے فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کرنے کی ذمہ داری سنبھالی ہے اور میں اس معاملہ میں خود کو ایک خود ساختہ خیر سگالی کمیشن سمجھتا ہوں اس سلسلے میں دو بار پہلے بھی پاکستان آ چکا ہوں اور اس مرتبہ میرا یہ تیسرا دورہ تھا میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان اور بھارت کے رہنماؤں کو اب ماضی کی غلطیوں کو بھول کر تمام غلط فہمیوں کا ازالہ کر دینا چاہیئے اور دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے قیام کے لئے مثبت اقدام کرنا چاہیئے۔ جنرل کری اپا نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان خوشگوار تعلقات کی راہ میں صرف دو رکاوٹیں ہیں ایک فرقہ وارانہ فسادات اور دوسرا تنازعہ کشمیر کشمیر کا تنازعہ خاص طور پر بہت اہمیت رکھتا ہے اور جب تک یہ تنازعہ حل نہ ہو دونوں عظیم ملک پاکستان اور بھارت ایک دوسرے کے دوست نہیں ہو سکتے اور اگر ایک مرتبہ یہ دونوں ملک دوست ہو جائیں تو ہم دنیا کے معاملات میں اور خاص طور پر عالمی امن کے قیام کے لئے فیصلہ کن قوت بن سکتے ہیں ہمارے پاس وہ تمام وسائل صلاحیتیں اور قوت موجود ہے جس کے ذریعہ ہم عالمی مسائل میں فیصلہ کن کردار انجام دے سکتے ہیں دونوں ملکوں میں ایسے سیاستدانوں اور مدبروں کی کمی نہیں جو اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے پر قادر ہیں اگر ایک مرتبہ یہ مسئلہ حل ہو جائے تو ہماری فوجیں جو آج ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا ہیں بیرونی دشمنوں کی جانب ان کا رخ موڑا جا سکتا ہے۔

محترم خلیفہ علیم الدین صاحب کی وفات

(بقیہ صفحہ اوّل)

خلیفہ وسیم الدین صاحب خلیفہ رضی الدین صاحب اور خلیفہ صفی الدین صاحب اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے نامور مبلغ اسلام مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ جو آج کل برٹش گی آنا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں آپ کے داماد ہیں۔

ادارہ الفضل محترم خلیفہ صاحب مرحوم کی وفات پر آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ جملہ فرزندان و دختران اور خاندان حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

۴۴ کوششوں کے اللہ تعالیٰ ان کو ملک و قوم کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بناتا چلا جاتا ہے۔

محال است کہ ہنرمنداں بمیرند بے ہنراں جائے ایشاں گیرند

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴